بحث ونظر

پی ایچ ڈی کی آڑ میں دین فروشی

جناب غلام غوث صمدانی صاحب

ایک خط:-

ماہنامہ ترجمان القرآن کی اشاعت ماہ اگست ۱۹۸۶ء کے صفحہ ۳۴ پر ایک مضمون بعنوان "بیعت عقبۂ ثانیہ اور حضرت عباسؓ" شائع ہوا ہے۔ صاحب مضمون کا نام ہے ڈاکٹر محمد سلیمان اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور۔ اِن صاحب کا معروف نام محمد سلیمان اظہر ہے۔ اِس وقت اِس مضمون کے حسن وقبح، صحت وعدمِ صحت اور قدر وقیمت پر گفتگو کرنا مطلوب نہیں ہے بلکہ آپ کو صرف اس طرف توجہ دلانا ہے کہ یہ ڈاکٹر صاحب وہی ذاتِ اقدس ہیں جن کا ایڈنبرا یونیورسٹی میں ڈاکٹریٹ کا مقالہ:

"The Development of Military Intelligence in the Career of Muhammad.

پہلے ہی چند ماہ سے ملک بھر میں شدید خفگی اور ناراضگی کی لہر اُٹھائے ہوئے ہے اور ہر طرف سے پُرزور مطالبہ کیا جارہا ہے کہ ان صاحب کو ملازمت سے فارغ کر کے ان پر توہین رسالت کا مقدمہ چلا کر مناسب سزا دی جائے۔ مقالہ کے چند اقتباسات جناب کے ملاحظہ کے لیے منسلک ہیں جو خون کھولا دینے کے لیے کافی ہیں۔ اس سارے شور وشغب کو جو ملک بھر کے اخبارات میں آچکا ہے بغرض مبالغہ آرائی اور رسوائی کو

بحالا بنا دینے کی کارروائی بھی قرار دے دیا جائے تو پھر بھی یہ امر مُسلّم ہے کہ یہ صاحب ساری ملّت کے معتوب ہیں، جو ان پر نفریں بھیج رہی ہے۔ ملک بھر میں علی الخصوص بہاول پور ڈویژن میں جلسے جلوس ہوئے۔ قرار دادیں پاس کی گئی ہیں اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ لیکن تاہنوز ان کی طرف سے کوئی معقول وضاحت یا معذرت پریس میں نہیں آئی۔

یہ صاحب اپنی ملازمت کے تحفظ اور بدنامی سے بچنے کے لیے اور اپنے آپ کو سوسائٹی میں (REHABILITATE) کرنے کے لیے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں اور پناہ گاہیں ڈھونڈ رہے ہیں۔ سُننے میں آیا ہے کہ یہ صاحب ترجمان القرآن والی تحقیق انیق "تنظیم فکر و نظر" کے رسالہ میں بھی شائع کرانے کی کوشش کر چکے ہیں، لیکن وہاں سے ناکامی کے بعد "قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند" ترجمان القرآن میں کسی طرح چھپ گیا ہے۔ داغ دھبے صفا کرنے کے لیے یہ جگہ ادارہ فکر و نظر سے میرے خیال سے بہت بہتر مل گئی ہے۔ مشکوک اور کمزور دلائل کے ساتھ ایسے مضمون کا اور ان نیک نام صاحب کے اسم گرامی کا ہمارے رسالہ میں اشاعت پذیر ہونا ہمارے لیے روحانی اذیت کا باعث بن رہا ہے۔

اس خط کے ساتھ انجمن تحفظ ناموسِ رسالتؐ کی ایک رپورٹ شامل ہے۔ اس کے مطالعہ سے آپ اور قارئین ڈاکٹر محمد سلیمان کی ذہنی ساخت سے آگاہ ہو سکیں گے۔

مجلس تحفظ ناموسِ رسالتؐ کی رپورٹ

ہمارا ملک اپنے محدود زرِمبادلہ کا ایک خاصا حصہ ہر سال بیرونِ ملک اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے نوجوانوں، خصوصاً ان اساتذہ پر خرچ کرتا ہے جو مختلف مضامین میں پی ایچ ڈی کرنے کے لیے باہر کی یونیورسٹیوں میں جاتے ہیں۔ ان کو اپنے وسائل سے بڑھ کر سہولتیں دی جاتی ہیں اور پی ایچ ڈی کے بعد ان کے ترقی کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ ان میں یقیناً ایسے لوگ ہیں جو باہر

سے اعلیٰ تربیت حاصل کر کے آتے ہیں اور ملک کی تعلیمی .... اور غیر تعلیمی ترقی میں ممد و معاون ثابت ہوتے ہیں۔ لیکن ڈاکٹر سلیمان اظہر، جو اسلامیات میں پی ایچ ڈی کے لیے ایڈنبرا برطانیہ گیا۔ اسلام دشمنی میں یہودی اور عیسائی مستشرقین سے بھی آگے نکل گیا۔ اس نے پی ایچ ڈی کی آڑ میں خبث، بددیانتی، ملک و ملت سے غداری اور حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہرزہ سرائی کے تمام سابقہ ریکارڈ توڑ دیئے۔

پی ایچ ڈی کے لیے اس کے منتخب کردہ موضوع کا عنوان ہے:

''The Development of Military Intelligence in the Career of the Prophet at Madinah''

"مدینہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشہ وارانہ زندگی میں فوجی جاسوسی کا ارتقاء"

عنوان کے انتخاب سے ہی ظاہر ہے کہ مقصود ایسی تحقیق ہرگز نہیں، جس سے مسلمانوں کی، پاکستان کی یا علم سیرت کی کوئی خدمت ہو سکے بلکہ مقصود نعوذ باللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغام اور آپ کے کارناموں کو غلط انداز میں پیش کرنا ہے، آپ کی عظمت کو گھٹا کر دکھانے کی کوشش کرنا اور سیرتِ پاک کو بگاڑنا ہے۔

اس شخص کے ارادہ کا واضح اظہار اس کے مقالے کے آغاز ہی میں ہو جاتا ہے۔ جہاں وہ اس موضوع پہ تحقیق کرنے کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے کہتا ہے:

(حوالہ بذریعہ فوٹو از اصل مقالہ، ص ۲، ۳)

''The earliest followers of the Prophet like the first four caliphs who had taken part in most of the events which took place during his career as a prophet did not write the biography of their leader, because after his death they were engaged, as Tor Andrae writen, as responsible leaders in the military state and therefore had other things to do rather than relating the stories concerning the activities of Muhammad. (3) These followers were the most appropriate persons to write an honest biography of their leader because they, in spite of their firm belief in his prophethood, had witnessed his

drawbacks as a human being and his limits concerning his relationship to God."

ترجمہ "رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے پہلے پیروکاروں مثلاً خلفائے اربعہ نے جنھوں نے بہ حیثیتِ پیغمبر آپؐ کی پیشہ وارانہ زندگی کے دوران ہونے والے اکثر واقعات میں حصہ لیا تھا، اپنے لیڈر کے حالاتِ زندگی نہیں لکھے، کیونکہ اُن کی وفات کے بعد، جس طرح ٹور آنڈرے نے لکھا ہے، وہ فوجی ریاست کے ذمہ دار لیڈران کی حیثیت سے بہت معروف تھے۔ اس لیے ان کے پاس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کارگزاریوں کے متعلق کہانیاں سُنانے کے بجائے دوسرے بہت سے کام تھے۔ یہ پیروکار اپنے لیڈر کی دیانت دارانہ سیرت لکھنے کے سب سے زیادہ اہل تھے۔ کیونکہ اُن کی رسالت میں پختہ یقین رکھنے کے باوجود انھوں نے بہ حیثیت ان کی خامیوں اور خدا کے ساتھ ان کے رشتہ کی محدودیت کا مشاہدہ کیا تھا۔ (نعوذ باللہ نقل کفر، کفر نہ باشد)

یہ مقالہ لکھنے میں اُس کا مقصد یہ ثابت کرنا ہے کہ "جاسوسی نے بہت سے ناموافق عوامل کے بالمقابل آپ کی کامیابی میں سب سے بڑا رول ادا کیا" (نعوذ باللہ) اس مقالے کا ایک ایک صفحہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ناپاک جسارتوں، گستاخیوں، بددیانتیوں، تحریفات، ہرزہ سرائیوں اور سب وشتم سے بھرا ہوا ہے۔ ان کا نقل کرنا بلکہ محض پڑھنا ہی ایک مسلمان کے لیے انتہائی اذیت ناک ہے۔

مقصود یہ ہے کہ نوجوان طلبہ کو اس کے ناپاک خیالات کی زد سے محفوظ رکھا جائے اور اسے اس حیثیت سے ہٹایا جائے جہاں سے وہ مُلک وقوم کے خزانے سے تنخواہ حاصل کر کے نوجوانوں کے دل میں حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ناپاک خیالات کا بیج بونے کی کوشش میں مصروف ہے۔ اِس سلسلے میں بادلِ نخواستہ سینے پہ پتھر رکھ کر محض چند نمونے نقل کرنے کی جسارت کی جا رہی ہے تاکہ حالات کی سنگینی کا احساس دلا کر اس کے علاج کے لیے کوشش کی جائے۔ ان عبارتوں کو نقل کرتے ہوئے "نقل کفر، کفر نہ باشد" پیشِ نظر ہے۔

یہ شخص جنگِ بدر کا پس منظر بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے: فوٹو اصل مقالہ صفحہ ۷۶

The *Ansar* (people of Madina) were generally farmers and the *Muhajirun* had come from a city where people were engaged in trading activities to earn their livelihood and had no experience of farming. Most of the *Muhajirun* were poor and had no money to start a business. In a situation where the newcomers had neither the skill necessary for farming nor the money necessary to set up a business their leader was confronted with the problem of providing them with food and lodging through some other source. Soon a source was discovered and it was to plunder the Meccan caravans.

ترجمہ: انصار عموماً کسان تھے اور مہاجرین ایک ایسے شہر سے آتے تھے جہاں کے لوگ روزی کمانے کے لیے تجارتی سرگرمیوں میں مصروف رہتے تھے اور زراعت کا کوئی تجربہ نہ رکھتے تھے۔ ایسی صورت میں جب کہ نئے آنے والوں کے پاس نہ زراعت کے لیے ضروری مہارت تھی نہ کاروبار سجانے کے لیے ضروری سرمایہ۔ ان کے لیڈر (یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ مسئلہ درپیش تھا کہ ان لوگوں کو کسی اور ذریعے سے خوراک اور رہائش مہیا کی جائے۔ جلد ہی ایک ذریعہ تلاش کر لیا گیا وہ مکی قافلوں پر ڈاکے ڈالنا۔" (نعوذ باللہ)

ادھر حضرات انصار رضوان اللہ علیہم اجمعین خصوصاً ان ہستیوں کے بارے میں جنہوں نے بیعتِ عقبہ اُولیٰ اور ثانیہ میں شرکت کی اور بالاصرار حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ آنے کی دعوت دی، مندرجہ ذیل بہتان تراشی کر کے چاند پہ تھوکنے کی کوشش کی ہے۔ فوٹو اصل مقالہ صفحہ نمبر ۱۰۱:

There were, moreover, devouted followers of the prophet among the local community especially those seventy or so Medinans at whose personal invitation he had migrated to Median. (1) They had to protect their invitee against any possible

danger from his enemies for their honour's sake. It made them ready instruments of a comprehensive espionage system from which no Medinan Arab family was secure.

ترجمہ: "پھر مدینے کی مقامی آبادی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جان نثار پیروکار بھی تھے۔ خصوصاً وہ ستر کے لگ بھگ مدینہ کے باشندے جن کی ذاتی دعوت پر حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ انہیں اپنی عزت کی خاطر (ایمان کے تقاضے سے نہیں) دشمنوں کی طرف سے ممکنہ خطروں سے اُن (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کی حفاظت کرنی تھی۔ اسی بات نے انہیں ایک ایسے ہمہ گیر جاسوسی نظام کا آلۂ کار بننے پر آمادہ کر دیا جس سے مدینہ میں بسنے والا کوئی عرب خاندان بھی محفوظ نہ تھا۔" (نعوذ باللہ)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جان نثار اور خصوصی تربیت یافتہ ساتھی حضرت مصعب بن عمیرؓ کو تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کا قریبی نمونہ ہونے کا شرف حاصل تھا اور اسی وجہ سے حضورؐ نے انہیں مسلمانانِ مدینہ کی خواہش پر ان کی تربیت اور مدینہ میں تبلیغ اسلام کے لیے روانہ فرمایا۔ اُن کی سرتوڑ کوششوں سے ہجرت سے قبل ہی مدینہ کی آبادی کا ایک بہت بڑا حصہ حلقہ بگوش اسلام ہوگیا۔ اُنھوں نے اہلِ مدینہ کی اسلام سے محبت اور رغبت کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خوشخبری بھجوائی۔ لیکن مقالہ نگار نے اس بارے میں ان کے متعلق مندرجہ ذیل ہرزہ سرائی کی ہے۔ فوٹو از صفحہ نمبر ۲۲۱

The spies or secret agents sent out to work in the enemy or neutral tribes in the guise of preachers of the new faith such as Mus'ab and the people of al-Raji' may be called missionaries.

ترجمہ: "ایسے جاسوس یا خفیہ ایجنٹ جنہیں دشمن یا غیر جانب دار قبائل میں نئے دین کے مبلغین کے روپ میں بھیجا گیا تھا جیسے مصعب بن عمیر اور الرجیع[1] جیسے لوگ جو مشنری کہلائے جا سکتے ہیں۔" (نعوذ باللہ)

[1] غالباً یہاں مقصود واقعۂ رجیع کے مبلغین ہیں۔

اس بدنیت اور بد باطن شخص نے خاکم بدہن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میکیا ولی کے پرنس کی طرح ایک ایسے شکی مزاج حکمران کے روپ میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے جنہوں نے اپنے وفاداروں کی وفاداری کے باوجود ان پر ایک باقاعدہ جاسوسی نظام مسلط کر رکھا تھا، کیوں کہ وہ انسانی فطرت کو ناقابل اعتماد سمجھتے تھے۔ حوالہ بذریعہ فوٹو صفحہ ۲۲۰

He also kept the *Muhajirun* and the *Ansar,* who were his followers, under close watch through his information service in spite of their faithfulness towards him because after all they were human beings.

ترجمہ: "انہوں نے مہاجرین اور انصار کو جو آپ کے پیرو کار تھے، ان کی وفاداری کے باوجود اپنے جاسوسی نظام کے ذریعے سخت نگرانی میں رکھا ہوا تھا کیونکہ وہ تھے تو آخر انسان ہی" (نعوذ باللہ)

یہ شخص ذات اقدس کے بارے میں بہتان تراشی کے معاملے میں اس قدر بے حیا ہے کہ اتفاق سے کسی مسلمان کی ایسی جگہ موجودگی کو جہاں کسی مخالف نے شراب کی بدمستی میں گفتگو کر کے اپنا راز فاش کر دیا، یہ معنی پہناتا ہے کہ جاسوسی کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ من ذالک، خود اپنے صحابی کو مجلس شراب میں شرکت کے لیے بھیجا کرتے تھے۔ حوالہ بذریعہ فوٹو صفحہ ۱۳۸

The news of the despatch of this caravan reached the Prophet through Nu'aym b. Mas'ud of the Banu Ashja'. He was at Mecca at the time of the departure of the caravan. Then he came to Medina to visit his Jewish friends. He disclosed this news whilst drunk at a party held in the house of a Jew named Kinana b. Abi l-Huqayq. Another participant of the party was a Muslim, Sulayt b. Aslam by name, who took the news to the Prophet.

ترجمہ: اس قافلے کی روانگی کی خبر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بنو اشجع کے نعیم بن مسعود کے ذریعے پہنچی۔ وہ قافلے کی روانگی کے وقت مکہ میں موجود تھا۔ اس کے بعد وہ اپنے

ایک یہودی دوست کے پاس مدینہ آیا اور ایک یہودی کنانہ بن ابی حقیق کی مجلس میں شراب کے نشے میں راز فاش کر دیا۔ اس مجلس میں ایک اور شریک سلیط بن اسلم نامی مسلمان تھا جو یہ خبر حضورؐ تک لایا۔

اس واقعہ سے مقالہ نگار نے جو کچھ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے وہ یہ ہے۔ حوالہ بذریعہ فوٹو صفحہ ۱۳۸

Sulayt, who used to attend such parties (-) happened to be present in Kinana's house. The latter did not suspect him of being a spy of Muhammad but he might have been attending such parties on Muhammad's advice to keep him informed of what was going on in Jewish quarters. In this way, Muhammad succeeded in obtaining information about the caravan.

ترجمہ: "سلیط جو ایسی مجالس میں شرکت کیا کرتے تھے کنانہ کے گھر میں موجود تھے، کنانہ کو اس بات کا شک نہ تھا کہ وہ (سلیط) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا جاسوس ہے لیکن یہ بات قرینِ قیاس ہے کہ وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہدایت پر، آپ کو یہودی علاقے کی سرگرمیوں پر مطلع کرنے کے لیے ایسی پارٹیوں میں شرکت کیا کرتا تھا۔ اس طریقے سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے قافلے کے بارے میں اطلاع حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کر لی۔"

پہلے خود ایک بات گھڑ کر اُسے قرینِ قیاس قرار دیا اور پھر اُسے حضورؐ کی ذاتِ اقدس کی طرف منسوب کر کے یہ الزام لگایا کہ اس طرح انہوں نے اطلاع حاصل کی (حالانکہ خود یہ بات غلط اور بے دلیل ہے کہ آپ نے اس صحابی کو نعوذ باللہ جاسوسی کی غرض سے مجلسِ شراب میں شرکت کے لیے بھیجا تھا۔

اس سے بڑھ کر ایک اور بہتان دیکھیے، حوالہ بذریعہ فوٹو صفحہ ۲۲۳

On at least three occasions, after the defeat at Uhud, during the siege of Medina and during the

compaign of Khaybar, the Prophet or his companions spread false news among the enemy to demoralize them and consequently achieved their goals.

ترجمہ: "کم از کم تین مواقع پر، اُحد میں شکست کھانے کے بعد، (نعوذ باللہ) مدینے کے محاصر کے موقع پر اور خیبر کے خلاف کارروائی کے دوران رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود یا اُن کے صحابہ نے دشمنوں میں جھوٹی خبریں پھیلائیں تاکہ ان کی ہمتیں پست کر دیں اور اس طرح اُنہوں نے اپنے مقاصد حاصل کیے۔ (نعوذ باللہ)

یہ کتنا بڑا جھوٹ ہے، اس کا اندازہ اس بدباطن شخص کی اپنی عبارتوں کو دیکھ کر جن میں اس نے یہ جھوٹ گھڑا ہے، خود بخود ہو جاتا ہے۔ اپنے مقالے میں اُس نے اُحد اور خیبر کے موقع پر گفتگو کرتے ہوئے حضورؐ کی طرف جھوٹی خبریں پھیلانے کی نسبت کی ہے اور محاصرہ مدینہ کے موقع پر ایک صحابی کے حوالے سے حضورؐ کی طرف جن دو مواقع پر ایسی نسبت کی کہ ان کے بارے میں اس کی عبارتیں یہ ہیں - حوالہ بذریعہ فوٹو از اصل مقالہ صفحات ۲۱۵-۲۱۶-

When the Prophet left for Uhud, Ib Ubayy stayed behind with one-third of the Prophet's original force (3) and the battle resulted in the victory of the Meccans but the latter did not storm Medina. One of the reasons why the Meccans did not press home their advantage in Medina was, as 'Amr b. al As is reported to have said, (4) that they had heard that Ibn Ubayy was in Madina with one-third of the Muslim force. This statement leads us to make an assumtion, namely, that the Prophet had spread the news that In Ubayy was at Median with his consent to serve as a reserve and to defend the city in case of danger. Such propaganda is a part of espionage work.

ترجمہ: "جب رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) اُحد کی طرف روانہ ہوئے تو عبداللہ بن ابی مدینے کی اصل طاقت کے تہائی حصے کے ساتھ پیچھے رہ گیا۔ جنگ کا نتیجہ اہلِ مکہ

کی فتح کی صورت میں ظاہر ہوا (غلط بیانی) لیکن وہ مدینہ پر حملہ آور نہ ہوئے۔ عمرو بن عاص کی روایت کے مطابق ایک وجہ یہ تھی کہ انہوں نے سُن رکھا تھا کہ ابن ابی ایک تہائی مسلم فوج کے ساتھ مدینے میں ہے۔ یہاں سے ہم یہ مفروضہ قائم کرسکتے ہیں کہ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ بات پھیلا دی تھی کہ ابن ابی ان کی مرضی سے مدینہ میں بطور محفوظ فوج کے رُکا ہوا ہے تاکہ خطرے کی صورت میں شہر کا دفاع کرسکے ایسا پروپگنڈا جاسوسی کے کام کا ایک حصہ ہے۔"

اب اس شخص کی بد دیانتی ملاحظہ فرمایئے کہ بغیر کسی بھی دلیل کے اپنی طرف سے بات فرض کرکے ذاتِ اقدس کی طرف منسوب کر دیتا ہے اور اس بنیاد پر جاسوسی اور غلط خبر پھیلانے کا الزام لگا دیتا ہے۔

صورتِ حال یہ تھی کہ ابن ابی اس لیے مدینے میں رُک گیا تھا کہ مدینے کے اندر رُک کر لڑنے کی اس کی تجویز نہ مانی گئی تھی۔ اہل مکہ یہ جانتے تھے کہ اگر انہوں نے مدینہ پر حملہ کیا تو اپنے گھر اور قبیلے کے دفاع میں ابن ابی بھی ضرور لڑے گا۔ اس سے نتیجہ نکالنا کہ غالباً حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود (خاکم بدہن) غلط اطلاع پھیلائی کہ یہ اپنے ناپاک مفروضے کو ثابت شدہ حقیقت کے طور پر پیش کرنا ذاتِ اقدس سے عناد اور دشمنی کی منہ بولتی مثال ہے۔

دوسرا واقعہ جو اس بدبخت نے ذاتِ اقدس کی طرف منسوب کیا ہے وہ خیبر کی کارروائی کے دوران ہے۔ اسے ملاحظہ فرمایئے۔ حوالہ بذریعہ فوٹو صفحہ ۱۷۵

Soon after his arrival at Khaybar the Prophet tried to buy off the Banu Ghatafan who were 40,00 strong. He sent Sa'd b. Mu'adh to meet 'Uyayna, who was in a Jewish fort, and offered him a year's crops of Khaybar for his retirement but 'Uyayna refused to accept this offer. (2) Then a rumour, most probably at the' prophet's instigation, was spread that the settlements of the Banu Ghatafan were under attack. (3) The propagation of this false news, which is, after all, an important aspect of intelligence work, forced the Banu Ghatafan to

return to their territory to defend their own households.

ترجمہ: "خیبر پہنچنے کے فوراً بعد رسول (اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے بنوغطفان کو جس کی تعداد ۴۰۰۰ تھی، خریدنے کی کوشش کی۔ انہوں نے سعد بن معاذ کو عیینہ (سردار غطفان) کے پاس جو ایک یہودی قلعے میں مقیم تھا بھیجا اور اسے خیبر کی ایک سال کی فصل کی پیش کش کی، لیکن عیینہ نے پیش کش قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد یہ افواہ غالباً رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اکسانے پر پھیلائی گئی کہ بنوغطفان کی آبادیوں پر حملے کا خطرہ ہے۔ اس جھوٹی خبر کے پھیلنے سے جو بہر حال جاسوسی کے کام کا اہم حصہ ہے بنوغطفان اس بات پر مجبور ہو گئے کہ وہ اپنے گھروں کے دفاع کے لیے اپنے علاقوں کی طرف لوٹ جائیں۔"

اوپر حوالہ نمبر ۳ میں بدترین قسم کی تلبیس کی گئی ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر اپنی طرف سے جھوٹا بہتان باندھا گیا ہے۔ حوالہ واقدی کا ہے لیکن بددیانتی یہ ہے کہ اس حوالہ میں "غالباً رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کے اکسانے پر" کا اپنی طرف سے اضافہ کر دیا گیا ہے۔ واقدی کی کتاب میں یہ ہرگز موجود نہیں۔ یہ تو ذاتِ اقدس پر جھوٹ باندھنے کی بدترین مثال ہے۔ یہ حقیقت ہے اس الزام کی کہ حضور اکرمؐ نے نعوذ باللہ اپنے مقاصد کے حصول کے لیے جھوٹی خبریں پھیلائیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض کی یہ بیماری اس شدت سے اس بدبخت کو چمٹی ہوئی ہے کہ اس تمام بہتان تراشی اور ہرزہ سرائی سے بڑھ کر یہاں تک بدگوئی کر دیتا ہے کہ نعوذ باللہ حضورؐ نے نہ صرف ایک جاسوسی نظام قائم کر رکھا تھا بلکہ نعوذ باللہ (خاکم بدہن) خود بھی جاسوس تھے، نقلِ کفر کفر نہ باشد، یہ بدبخت لکھتا ہے: حوالہ بذریعہ فوٹو صفحہ ۱۲۸۔

Because of the failure of the previous missions in the intelligence Same and because there was no more time left to examine the capabilities of anyone else, Muhammad himself accompanied by one of his companions get out on a spying mission.

ترجمہ: "جاسوسی کے کھیل میں سابقہ مشنوں کی ناکامی کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ کسی اور (جاسوس) کی صلاحیت آزمانے کا وقت نہیں بچا تھا، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خود اپنے ایک ساتھی کو ہمراہ لے کر جاسوسی کے مشن پر روانہ ہو گئے"۔

نیز حوالہ بذریعہ فوٹو صفحہ نمبر ۱۳۳

In the subsequent outcome of the unsuccessful attempts of thefirst two missions Muhammad did not rely solely on his agents, but he himself acted as a spy.

ترجمہ: "پہلی دو ناکام کوششوں کے نتیجے میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے صرف اپنے ایجنٹوں پر تکیہ نہ کیا بلکہ خود جاسوس کی حیثیت اختیار کر لی"۔ (نعوذ باللہ)

آزادی سے پہلے انگریزوں کے دورِ حکومت میں اسلام کے دشمنوں نے اپنے نام سے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کی اور رنگیلا رسول نامی کتاب لکھی گئی۔ مسلمانوں نے نہ صرف اس کا جواب دیا بلکہ ہرزہ سرا مصنف بھی اپنے کیفرِ کردار کو پہنچا۔ اب ہماری یونیورسٹیاں خود اپنے پیسوں سے لوگوں کو انگریزوں کے پاس بھیجتی ہیں، وہ انھیں یہاں اپنے ملک میں ہر طرح کی سہولتیں (تنخواہ سمیت) دیتی ہیں۔ وہاں کا سارا خرچ زرِمبادلہ میں ادا کرتی ہیں۔ اور انگریزوں کے اسلام دشمن ادارے ان کو اپنے مذموم مقاصد کے لیے استعمال کرتے ہیں یعنی کہ ان میں سے بعض حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور اس کے خلاف الزام تراشی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ صرف اسی طرح کی تحریریں لکھنے پر بس نہیں کرتے، بلکہ یہ مستقل طور پر دشمنوں کے ایجنٹ بن کر ہمارے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں براجمان اور دانشوارانہ حلقوں میں مسند نشین ہیں اور نئی نسل کو حضورؐ کے دامنِ عاطفت سے دُور لے جانے کی کوشش میں مصروف رہتے ہیں۔ کیا اس سے بڑھ کر ہمارے لیے بے غیرتی کا کوئی اور مقام ہوگا۔

واضح ہو کہ یہ مقالہ زیرِ بحث اسلامیہ یونیورسٹی کی لائبریری میں موجود ہے اور اوپر دیئے گئے حوالوں کی تصدیق لائبریری سے کی جا سکتی ہے۔

ہم اربابِ اقتدار سے مطالبہ کرتے ہیں کہ سرکاری خرچ پر لکھے جانے والے اس مقالہ کے

ذریعے توہینِ رسالت کے مرتکب اس بدبخت مصنف ڈاکٹر سلیمان اظہر کے خلاف فوری اقدام عمل میں لایا جاوے، اس سے پی ایچ ڈی پر آنے والا تمام سرکاری خرچ واپس لیا جاوے۔ اس کو سرکاری ملازمت سے فوراً علیحدہ کیا جاوے اور توہینِ رسالت کے جرم میں اسے شرعی سزا دی جائے۔

نوٹ: صمدانی صاحب کے مرسلہ اصل اوراق میں انگریزی عبارات کی فوٹو نقلیں شامل ہیں۔ طباعتی ضرورت کے لیے ہم نے الگ پرچہ بے نکلوائے۔ (ادارہ)

خط من جانب مدیر ترجمان القرآن

مکرمی ڈاکٹر سلیمان اظہر صاحب! آپ کا مضمون بیعتِ عقبۂ ثانیہ اور حضرت عباسؓ درج کر دینے کے بعد یہ معلوم ہوا کہ آپ ہی وہ ڈاکٹر سلیمان اظہر ہیں، جنہوں نے ڈاکٹریٹ کا مقالہ بہ عنوان:

THE DEVELOPMENT OF MILITARY INTELLIGENCE IN THE CAREER OF MUHAMMAD.

لکھا۔ اور یہ بھی تفصیل سے معلوم ہوا کہ آپ کے خلاف دینی حلقوں میں شدید ناراضگی و بیزاری کی لہر اُٹھ رہی ہے۔ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ آپ کو بہاول پور یونیورسٹی سے الگ کیا جائے اور آپ پر توہینِ رسالت کا مقدمہ چلایا جائے۔ ہم بھی اس مطالبہ کی تائید کرتے ہیں۔

جہاں تک آپ کے مضمون کے جواب کا تعلق ہے تو ایک پُر زور مدلل جواب طالب ہاشمی کے قلم سے آ رہا ہے، مگر دوسری طرف ہمیں اس بات کا صدمہ ہے کہ لاعلمی کی وجہ سے ہم نے آپ کو ترجمان القرآن کے قیمتی صفحات میں محض بہاول پور یونیورسٹی کی رعایت سے جگہ دی۔ یہ ہم سے غلطی ہوئی اور اس کا ضروری حد تک اعتذار جوابی مضمون کے نیچے درج کر دیا گیا ہے۔

لیکن مجھے حیرت ہے کہ آپ نے اپنے نام کے ساتھ سے لفظ اظہر ساقط کر کے ہمیں مغالطہ دیا۔ براہ کرم آئندہ کے لیے ہمیں معاف رکھیں۔ (مدیر)